سوال

(43) مروجہ جماعتوں اور بیعت کی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر اسلامی مملکت کے قیام کےلیے کوئی جماعت بنتی ہے اور اس کے امیر کے ہاتھ پر تمام ممبران جماعت بیعت (بیعت ارشاد) کرتے ہیں تو اس کی کیا شرعی حیثیت ہوگی؟ (جائز، غلط، بدعت وغیرہ)؟ (عبدالمتین، ماڈل ٹاؤن لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی مملکت کے قیام کےلیے ذاتی، انفرادی اور جماعت سازی کے بغیر اجتماعی کوشش جاری رکھنی چاہیے اور سب سے پہلے اپنی اور اپنے متعلقین کی کتاب وسنت کے مطابق اصلاح کرنی چاہیے۔ موجودہ تمام جماعتیں باطل ہیں اور "وَلَا تَفَرَّقُوا" اور فرقے فرقے نہ بنو۔ (آل عمران: 103) کے قرآنی حکم کے سراسر خلاف ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ پارٹیاں پارٹیاں، فرقے فرقے اور گروہ گروہ نہ بنو۔ جب کہ جماعت پرست لوگ عملاً یہ کہتے ہیں کہ پارٹیاں بناؤ اور گروہ در گروہ میں بٹ جاؤ۔

جب تک روئے زمین کے تمام صحیح العقیدہ لوگ مل کر ایک ہی جماعت اور ایک ہی خلیفہ کے تحت نہ ہوجائیں ان تمام پارٹیوں میں شمولیت جائز نہیں ہے۔ ان کی رکنیت، چندہ مہم اور حزبیت سے دُور دُور رہ کر ان سے معروف (نیکی) میں تعاون کیا جاسکتا ہے، اسلام میں صرف دو ہی بیعتیں ہیں:

1۔ نبی کی بیعت

2۔ خلیفہ کی بیعت

ان کے علاوہ تیسری کسی بعیت کا دین اسلام میں کوئی نام ونشان نہیں ہے تفصیل کےلیے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاگرد شیخ علی حسن الحلبی کی کتاب: "البيعة بين السنة والبدعة عند الجماعات الإسلامية" کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

تنبیہ:-

بیعت بھی صرف اسی خلیفہ کی کرنی چاہیے جس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو۔ جیسا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے۔ دیکھئے المسند من مسائل الامام رحمۃ اللہ علیہ (قلمی 1، بحوالہ الاماۃ العظمیٰ عنداہل السنۃ والجماعۃ ص 217) ومسائل الامام احمد لابن ہانیء (2/185 رقم: 2011) والسنہ للخلال (ص 81، 80 رقم: 10 وھو صحیح عن احمد رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ علی حسن الحلبی نے فرمایا:

"لاتکون البیعۃ الالامیر المومنین فقط"

امیرالمومنین کے علاوہ کسی دوسرے کی بیعت جائز نہیں ہے۔ البیعہ ص 23)

علی حسن الحلبی صاحب نے مزید لکھا ہے:

"لا تعطی البیعۃ علی انواعہا الا لخلیفۃ المسلمین المنفذ للاحکام المطبق للحدود"

" بیعت اپنی تمام اقسام کے ساتھ صرف اسی کی کرنی چاہیے جو مسلمانوں کا خلیفہ ہو، جس نے احکام کو نافذ اور (اسلامی) حدود کو ردبعمل (لاگو) کر رکھا ہو۔ (البیعہ ص 28)

وماعلینا الاالبلاغ (20/صفر 1427ھ) (الحدیث: 25)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ 175

محدث فتویٰ